رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

قادیان

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت ششماہی اندرون ہند ...

قیمت ششماہی بیرون ہند ...

جلد ۲۳ | ۶ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۵ ستمبر ۱۹۳۵ء | نمبر ۵۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ ستمبر۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔

صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے ۔ اور آہستہ آہستہ طاقت حاصل کر رہی ہیں ۔

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ مولوی رحیم بخش صاحب ساکن تلونڈی جھنگلاں ۲۔ ستمبر کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جنازہ پڑھایا۔ اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے احباب دعائے مغفرت کریں ۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولوی ظہور حسین صاحب کو بسلسلہ تبلیغ امرتسر روانہ کیا گیا ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دین کو دنیا کے ساتھ مت ملاؤ

" یاد رکھو۔ کہ دین کو دنیا سے ہرگز نہ ملانا چاہیئے۔ اور بیعت اس نیت سے ہرگز نہ کرنی چاہیئے۔ کہ میں بادشاہ ہی بن جاؤنگا۔ یا ایسی کیمیا حاصل ہو جائے گی۔ کہ گھر بیٹھے روپیہ بنتا رہے گا۔ اللہ تعالےٰ نے ہمیں تو اس لئے مامور کیا ہے۔ کہ ان باتوں سے لوگوں کو چھڑا دیں۔ ہاں یہ بات ضرور ہے۔ کہ جو لوگ صدق اور وفا سے خدا کی طرف آتے ہیں۔ اور اس کے لئے ہر ایک دکھ اور مصیبت کو سر پر لیتے ہیں۔ تو خدا ان کو اور ان کی اولاد کو ہرگز ضائع نہیں کرتا۔ حضرت داؤد علیہ السلام کہتے ہیں۔ کہ میں بوڑھا ہو گیا لیکن کبھی نہیں دیکھا۔ کہ صالح آدمی کی اولاد ضائع ہوئی ہو۔ خدا تعالےٰ خود اس کا متکفل ہوتا ہے لیکن ابتداء میں ابتلاء کا آنا ضروری ہے۔ تاکہ کھوٹے اور کھرے کی شناخت ہو جائے !! (الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۴ء)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے بنصرہ

خطبہ جمعہ کے متعلق اعلان

۳ ستمبر کے "الفضل" میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا جو خطبہ جمعہ شائع ہوا ہے۔ اور جس میں حضور نے احرار کو مباہلہ کا کھلا چیلنج دیا۔ نیز رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات اور خانہ کعبہ سے نہایت ہی شاندار اور موثر الفاظ میں جماعت احمدیہ کی عقیدت و اخلاص کا اظہار فرمایا ہے۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ نے ٹریکٹ کی صورت میں بھی طبع کرایا ہے۔ جو احباب کو بہت جلد پہنچ جائے گا۔ اس کے متعلق احباب کا فرض ہونا چاہیئے۔ کہ لکھے پڑھے مسلمانوں میں خاص اہتمام کے ساتھ اسے تقسیم کیا جائے۔ اور بامراران سے درخواست کی جائے کہ اس کا مطالعہ کریں۔ اور اس میں بیان کردہ امور پر ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں۔

امید ہے کہ ہر مقام کی احمدی جماعت اس بارے میں اپنا فرض پوری سرگرمی سے ادا کرنے کی کوشش کرے گی۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲ و ۳ ستمبر ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:

نمبر	نام		نمبر	نام
۱	محمد امین صاحب ضلع سرگودھا		۷	غلام محمد صاحب ریاست جموں
۲	مستری عبد العزیز صاحب ضلع جہلم		۸	اہلیہ " " "
۳	نذیر احمد صاحب ضلع سیالکوٹ		۹	محمد حسین صاحب " "
۴	عطاء بی بی صاحبہ ضلع جالندھر		۱۰	محمد شریف صاحب " "
۵	اللہ رکھی صاحبہ ضلع سیالکوٹ		۱۱	برکت علی صاحب " "
۶	نواب بی بی صاحبہ "			

موت کی دھمکی کے جواب میں

۲۵ اگست کے "مباہلہ" میں ایک مضمون میرے اور صوفی عبد الرحیم صاحب کے خلاف چھپا ہے۔ وہ کسی گمنام شخص کے نام سے شائع ہوا ہے۔ جس میں خاکسار کو موت سے ڈرا کر بیہودہ الفاظ میں قتل کی دھمکی دی گئی ہے۔ نادانوں کو یہ خبر نہیں۔ کہ مومن کبھی موت سے نہیں ڈرا کرتا۔ اس کے نزدیک تو موت ایک دروازہ ہے۔ جس سے گزر کر وہ اپنے محبوب حقیقی سے ملتا ہے۔ اور ایک باقی رہنے والی زندگی حاصل کرتا ہے۔ بہرکیف اس کے جواب میں اپنے جذبات بذریعہ اشعار عرض کئے جاتے ہیں:

خاکسار برکت علی لائق

رہِ عشق میں مرمٹا چاہتا ہوں
نہ پوچھو کہ ہوں کون کیا چاہتا ہوں
مدد المدد! خضر راہِ طریقت
میں خود آہ کے ساتھ پہنچوں فلک پر
دعا ہے کوئی تیر ہو پار دل کے
شہنشاہ فقیری میں ہے عشق میرا۔
گریباں کے تختے ادھیڑ ے جنوں تو
یہ دو چار تنکے ہیں کیا آشیاں کے۔
خدا جانے بے تاب کیوں بجلیاں ہیں
محبت ہے سوزِ محبت سے زندہ!
ٹپکتا رہے آنکھ سے بن کے آنسو

بقا ہونے والی فنا چاہتا ہوں
سمجھنا یہی ماجرا چاہتا ہوں
میں اپنے تئیں ڈھونڈنا چاہتا ہوں
یہ معراج نامِ خدا چاہتا ہوں
عجب دردِ دل کی دوا چاہتا ہوں
میں کملی کا ظلِ ہما چاہتا ہوں
رفو چاکِ داماں کیا چاہتا ہوں
میں خرمن میں برق بلا چاہتا ہوں
میں سوزِ دروں سے پھنکا چاہتا ہوں
وفا کر کے تجھ سے جفا چاہتا ہوں
دلِ زار و درد آشنا چاہتا ہوں

ادھر وہ تلے ہیں برائی پہ لائق
ادھر میں بروں کا بھلا چاہتا ہوں

نظارت بیت المال کی

ضروری اطلاع

۱۔ احباب دفتری خط و کتابت کرتے وقت کسی کا نام درج نہ فرمایا کریں۔ دفتری خط و کتابت کسی کے نام پر نہیں ہونی چاہیئے۔ کیونکہ مکتوب الیہ کی عدم موجودگی کی وجہ سے کئی کئی روز ایسی ڈاک ادھر ادھر گھومتی رہتی ہے۔

۲۔ دفتر محاسب میں رقم ارسال کرتے وقت تفصیل بھی ہمراہ آنی از بس ضروری ہے۔ ورنہ ایسی رقوم امانت میں پڑی رہتی ہیں۔ اور جن مدات میں داخل ہونے کے لئے موصول ہوتی ہیں۔ ان میں داخل نہیں ہو سکتیں۔

ناظر بیت المال قادیان

صدر انجمن احمدیہ کی جائداد

کے متعلق اعلان

جملہ امراء و عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ سے درخواست ہے۔ کہ جن صاحبان کے علاقہ میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کی جائداد خواہ بصورت مکان یا زمین واقعہ ہے۔ یا وہ جائداد جو مقامی جماعت کی اپنی ہے۔ اس کی اطلاع تفصیل کے ساتھ یعنی بصورت مکان نقشہ مکان اور اس کی بازاری قیمت اور بصورت زرعی اراضی۔ نقل جمعبندی و ذریعہ حصول جائداد و قیمت وغیرہ سے بہت جلد مطلع فرمائیں تاکہ مرکز کو انتظام میں سہولت ہو۔ نیز موجودہ انتظام جو جماعتیں کر رہی ہیں۔ اس سے بھی اطلاع دی جائے۔

ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

درخواست ہائے دعا

۱۔ میں سینیٹری انسپکٹر کی پوسٹ کے لئے کوشش کر رہا ہوں۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ کامیابی عطا کرے۔ اگر کہیں سینیٹری انسپکٹر کی جگہ خالی ہو۔ تو دوست مطلع فرمائیں۔ خاکسار محمد یوسف احمدی سینیٹری انسپکٹر احاطہ تھانیدار لاہور۔۔۔۔

(۲) جناب ڈاکٹر ملک [illegible]ن صاحب صوبیدار عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار عبد الرحمن مبشر قادیان (۳) میں اکیس یوم سے بعارضہ بخار بیمار ہوں [illegible] دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار رحیم مولا داد قادیان

سکرٹری امور عامہ کا انتخاب

جماعتوں کی طرف سے اس وقت تک جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے پایا جاتا ہے۔ کہ اس وقت تک جماعتوں کی ایک قلیل تعداد نے سکرٹری امور عامہ کا انتخاب کیا ہے۔ لہذا اس اعلان کے ذریعہ سے تاکید کی جاتی ہے۔ کہ جلد سے جلد اس عہدہ کے لئے انتخاب کر کے اطلاع دی جائے۔

ناظر امور عامہ قادیان

نیشنل لیگ مانسہرہ

مانسہرہ میں نیشنل لیگ قائم کی گئی ہے۔ جس میں سرکاری ملازمین کے سوا باقی تمام احمدی خوشی سے شامل ہوئے۔ اور عہدہ دار منتخب کئے گئے۔

(نامہ نگار)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۶ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ

مسٹر کے-ایل-گابا پر احرار کا شرمناک وار

مسٹر کے-ایل-گابا ممبر اسمبلی نے انگلستان سے واپسی پر مسجد شہید گنج کے قضیہ اور احرار کے رویہ کے متعلق جو بیان اخبارات میں شائع کرایا ہے اور جو آج کے پرچہ میں دوسری جگہ درج کیا گیا ہے وہ ان کی بالغ نظری - اور معاملہ فہمی کا قابلِ تعریف ثبوت پیش کر رہا ہے - اور خاص طور پر اس لئے قابل ستائش ہے - کہ انہوں نے اظہار حق کے مقابلہ میں نہ تو حکومت کی پرواکی ہے - اور نہ احرار سے مرعوب ہوئے ہیں - چنانچہ ان کے بیان کا سب سے اہم حصہ ایک تو وہ ہے جس میں انہوں نے احرار کی غدارانہ - اور قوم فروشانہ روش کا ذکر کیا ہے - اور دوسرا وہ ہے جس میں مسجد شہید گنج کے واگزار کرانے کی جدوجہد کو جاری رکھنے کی اہمیت واضح کی ہے - نیز مسلمانوں کو اپنے حقوق حاصل کرنے - اور اپنی حفاظت کے لئے مسلح ہونے کی ضرورت بتائی ہے ؛

مسٹر گابا کو جو اس بیان کی اشاعت کے دن تک احرار کے معتمد - علامہ - اور خاص رازدان تھے - اور جنہیں احراری لیڈروں کے اندر رہ کر ان کے اندرونی حالات کا خوب اچھی طرح مطالعہ کرنے کا بہترین موقعہ حاصل رہا ایک طرف تو احرار کے رازہائے درون پردہ سے آگاہ ہو کر اور دوسری طرف ان کے ظاہری طریق عمل کو دیکھ کر پورے یقین - اور وثوق کے ساتھ اعلان کرنا پڑا - کہ " اگر مجلس احرار اسلام کے منتقدر رہنما قضیہ شہید گنج کے وقت عوام کا ساتھ دیتے - تو اس قضیہ کی تاریخ کچھ اور ہوتی " یعنی اگر احرار اپنی ذاتی اغراض کی خاطر مسلمانوں سے غداری نہ کرتے - جمہور مسلمانوں کی جدوجہد کے رستہ میں رکاوٹ بن کر حائل نہ ہو جاتے بلکہ مسجد شہید گنج کی حفاظت کے لئے عام مسلمانوں کے ساتھ مل کر کوشش کرتے - تو نہ نہتے اور بُرامن مسلمانوں پر گولیاں چلائی جاتیں - نہ ان پر گھوڑے دوڑائے جاتے نہ اُن پر لاٹھیاں برسائی جاتیں - اور نہ مسجد شہید گنج گرائی جاتی - لیکن چونکہ مجلس احرار کے راہنماؤں نے مسلمانوں کا ساتھ نہ دیا بلکہ ان کیلئے مشکلات پیدا کرنے میں لگے رہے - اور حکومت کو یہ یقین دلاتے رہے کہ شورش پھیلانے اور شور مچانے والے آوارہ گرد - اور ادنےٰ طبقہ کے مسلمان ہیں جن کی کوئی حقیقت نہیں - اس لئے اس قضیہ کی تاریخ مسلمانوں کے خون سے لکھی گئی - اور مسجد شہید گنج منہدم کر دی گئی ؛

احرار اس وقت تک جس بات پر سب سے زیادہ زور دیتے چلے آ رہے اور جسے اپنی بریت کی واحد دلیل قرار دے رہے ہیں - وہ یہ ہے - کہ چونکہ مسجد شہید گنج کی حفاظت کا جو طریق مسلمانوں نے اختیار کیا - وہ صحیح نہیں تھا - اور اس پر چل کر قیامت تک ان کو مسجد حاصل نہ ہو سکتی تھی - اس لئے احرار الگ تھلگ رہے - اور اب بھی کسی صورت میں وہ اس طریق کے اختیار کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں - مسٹر گابا نے اس بارے میں بھی ان کو غلطی پر قرار دیا ہے - چنانچہ لکھا :-

" میری ذاتی رائے یہی ہے - کہ قضیہ شہید گنج میں عوام کی رائے صائب تھی - اور روز بروز یہ حقیقت آشکارا ہو رہی ہے - کہ قانونی حقوق کے متعلق مجلس احرار کا نظریہ ناقابلِ تسلیم ہے "

یہ اس شخص کی رائے ہے - جو احرار کا محبوب - ان کا شیدائی - اور ان کی وزیر ہند تک تندگی کرنے کے فرائض ادا کر چکا ہے - اور جس کی قابلیت - معاملہ فہمی - اور دیانت داری کے راگ وہ نہایت بلند سروں سے گاتے رہے ہیں اس پر چاہیئے تو یہ تھا - کہ احرار ٹھنڈے دل سے غور کرتے اور اپنے ایک بہی خیرخواہ اور ہمدرد کی رائے درست تسلیم کر کے یہ " صحیح راستہ " اختیار کرتے - کہ " عوام کی رائے " کی تائید کرتے ہوئے خود کو حق بجانب قرار دینے کے ناقابلِ قبول نظریہ کو پیش کرنے سے احتراز کرتے لیکن انہوں نے مسٹر گابا کے خلاف بھی جھٹ وہی حربہ استعمال کرنا شروع کر دیا جو ہر اس شخص کے خلاف انہوں نے استعمال کیا جس نے ان کی بے راہ روی کے خلاف آواز اٹھائی - اور از راہ ہمدردی انہیں غداری سے باز رکھنے کی کوشش کی - چنانچہ جھٹ سر جوڑ کر بیٹھ گئے - اور منصوبہ گانٹھ کر یہ اعلان کر دیا - کہ " مجلس عاملہ احرار اسلام ہند کا یہ اجلاس مسٹر گابا کے تازہ بیان پر کامل غور و خوض کے باوجود علامہ موصوف کے مافی الضمیر کو سمجھنے سے قاصر ہے - جبکہ مسجد شہید گنج کی تحریک کے قائدِ اعظم مولانا ظفر علی خان صاحب غیر مبہم الفاظ میں سول نافرمانی سے بے تعلقی کا اظہار کر چکے ہیں - اور نہ معلوم گابا صاحب عوام کے کس اقدام عمل کو حق بجانب قرار دے رہے ہیں "

اگر اسی پر اکتفا کیا جاتا - تو بھی اس شخص کا " مافی الضمیر " سمجھنے سے قاصر رہنے کا عذر جسے " علامہ " کہا گیا - نہایت نامعقول عذر ہے - اور پھر " عوام کی رائے " کو " سول نافرمانی " سے تعبیر کر کے مولوی ظفر علی صاحب کا ذکر کر دینا بہت بڑی دھوکہ دہی ہے - لیکن مجلس عاملہ احرار کے زرپرست اور قومی اموال کو اپنی خاص ملکیت سمجھ کر عیش و عشرت میں اڑانے یا اپنی جائدادیں خریدنے والے ممبروں نے یہ کہدینا بھی ضروری سمجھا - کہ

" ہمیں یہ معلوم کر کے دلی صدمہ ہوا ہے کہ گابا صاحب شدید مصائب میں مبتلا ہیں - اگر مجلس احرار اسلام کے خلاف ان کا بیان ان کی مشکلات کا بار کم کر سکے - تو ہمیں بے انتہاد مسرت ہوگی - اگر مجلس احرار سے کامل قطع تعلق مصائب کا خاتمہ کر سکے - تو مجلس اس اقدام پر بھی مبارکباد کہیگی "

اگر مسٹر گابا فی الواقعہ کسی قسم کی مشکلات میں مبتلا ہیں - تو اس وجہ سے انہیں طعن و تشنیع کا ہدف بنانا حد درجہ کی کمینگی ہے - مشکلات دنیا میں ہر شخص کو پیش آ سکتی ہیں - اور آتی رہتی ہیں - ایسی حالت میں اگر وہی لوگ مطاعن کے تیر برسانے اور الزام لگانے شروع کر دیں - جو ہمدردی اور خیر خواہی کا دم بھرنے والے ہوں - جو مصیبت زدہ شخص کی دوستی اور رفاقت پر فخر کرتے رہے ہوں - جو اس کی ذات سے کئی قسم کے فوائد حاصل کر چکے ہوں - تو یہ کمینگی کی انتہا ہے - افسوس احرار نے مسٹر گابا کے ساتھ یہی سلوک کیا ہے - اگر وہ مشکلات میں مبتلا تھے تو احرار کا فرض تھا - کہ ان کی مشکلات کو دور کرنے کی کوشش کرتے - ولایت تک ان سے کام تو لیں احرار - اور ان کی خدمات کا بڑے فخر کے ساتھ اظہار تو کریں مسٹر مظہر علی جنرل سکرٹری احرار لیکن جب انہیں مشکلات پیش آئیں - تو تمام احراری لیڈر اکٹھے ہو کر طعن بازی شروع کر دیں - اور پبلک میں بدنام کرنے لگ جائیں - اس سے بڑھ کر قابلِ شرم حرکت اور کیا ہو سکتی ہے ؛

مسٹر گابا ایک نومسلم ہیں - اور ایسے نومسلم ہیں کہ اگر احرار شعبۂ تبلیغ کی آڑ میں تمام ہندوستان کو لوٹ کر کھا جائیں - تو بھی اس پایہ کا کوئی شخص انہیں ہاتھ نہیں آ سکتا - پھر کیا یہ حیرت کا مقام نہیں - کہ اسلام کے شیدائی ہونے کا دعوےٰ کرنے والے - اسلام کے واحد اجارہ دار اور تبلیغ اسلام کے لئے بھولے بھالے مسلمانوں سے ہزارہا روپیہ بٹورنے والے یہ جانتے ہوئے کہ ایک علامہ نومسلم مشکلات میں گھرا ہوا ہے اسکی امداد کرنے کی بجائے اس پر طعنہ زنی کر رہے ہیں - تا کہ نہ صرف مسلمانوں میں بلکہ ان لوگوں میں بھی جنہیں چھوڑ کر اس نے مجلس احرار کو اپنا سہارا بنایا تھا - وہ مونہہ دکھانے کے قابل نہ رہے اس سے احراریوں کے شعبۂ تبلیغ کی حقیقت خوب اچھی طرح واضح ہو رہی ہے - ان کے نزدیک گرمیوں کے ایام میں شملہ - منصوری - ڈلہوزی اور مری کی سیر میں کرنا - دفتر مجلس احرار میں جمع ہو کر عیش و عشرت میں مشغول رہنا - اپنے لئے عالیشان مکانات تعمیر کرانا - اور محض اپنی ضائع شدہ عزت و آبرو کو بحال کرنے کے لئے روزانہ اخبار جاری کر لینا تو تبلیغ اسلام ہے - اور شعبۂ تبلیغ کی آمد کا جائز مصرف لیکن ایک خاندانی نومسلم کی ایک تعلیم یافتہ نومسلم کی ایک قابل نومسلم کی مشکلات کے وقت کسی رنگ میں امداد کرنا قطعی ناجائز اور ناروا یہی وجہ ہے کہ مسٹر گابا کی ایک ہمدردانہ نصیحت پر احرار بگڑ کر ان پر برسے اور خوب برسے - اور جھٹ الزام تراشی پر اتر آئے ؛

احرار کی شرمناک دین فروشی کی ایک تازہ مثال

یہ حقیقت بارہا بیان کی جا چکی ہے۔ کہ احرار کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جماعت احمدیہ کے خلاف طوفان بے تمیزی برپا کرنا اور گندہ دہنی سے کام لے کر احمدیوں کی دل آزاری کرنا محض جلب زر کی خاطر ہے۔ ورنہ دین وایمان اور مذہب اور قرآن سے انہیں کوئی واسطہ نہیں۔ وہ اپنے دوزخ شکم کو پُر کرنے کے لئے اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کرنے سے ذرہ بھر دریغ نہیں کرتے۔ اس کے ثبوت میں اگرچہ متعدد واقعات پیش کئے جا چکے ہیں۔ اور مسلمان بھی احرار کی اس زرطلبی اور مطلب پرستی سے اب بخوبی آگاہ ہو چکے ہیں۔ لیکن اب ایک تازہ واقعہ پیش کیا جاتا ہے۔ جس سے احرار کی قلعی بالکل کھل جاتی ہے۔

قصور سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ایک احراری محمد رفیق حسرت نے جو جگہ بجگہ احمدیت کے خلاف بے ہودہ سرائی کرتا رہا اور احرار کا بہت بڑا معتمد سمجھا جاتا ہے۔ احرار کے جلسۂ لائل پور سے واپس آ کر قصور میں جلسۂ احرار پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف ایک نہایت ہی گندی اور اشتعال انگیز نظم پڑھی۔ لیکن چند دن ہوئے اس نے اسی روح سے کام لے کر جو احرار کے رگ وریشہ میں سرایت کر چکی ہے۔ پریذیڈنٹ صاحب انجمن احمدیہ قصور کے نام بزبان انگریزی ایک درخواست بھجوائی جس کا مفاد یہ تھا۔ کہ چند شرائط پر وہ احمدی ہونے کے لئے تیار ہے۔ اس نے وہ شرائط بھی لکھ دیں۔ اس پر یہ معلوم کرنے کے لئے کہ درخواست اس کی لکھی ہوئی ہے۔ جب اسے بلایا گیا۔ تو اس نے اردو میں ایک اور درخواست لکھ کر پیش کر دی۔ جو حسب ذیل ہے۔

بحضور جناب پریذیڈنٹ صاحب انجمن احمدیہ
قصور دام اقبالہٗ

جناب عالی!

نہایت ادب سے گزارش ہے۔ بندہ اپنی مافیہا کی بہتری کے لئے ذیل کی شرائط پر احمدی ہونے کو تیار ہے۔

(۱) کسی مناسب ملازمت کا انتظام کر دیا جائے۔ جو کہ لکھائی پڑھائی سے تعلق رکھنے والی ہو۔

(۲) ۱۰۰ روپیہ بلاسود قرض دیا جائے۔ جس کو بندہ پانچ روپیہ ماہوار کی اقساط سے ادا کر دے گا۔

(۳) یا مبلغ چار صد روپیہ بلاسود قرض دیا جائے جس سے کہ میں سو روپیہ قرضہ اتارتے ہوئے باقی رقم سے تجارت کر سکوں۔ لیکن میں پہلی دو شرائط کو اپنی تیسری شرط پر ترجیح دیتا ہوں۔ امید واثق ہے۔ کہ آپ جواب سے مطلع کرتے ہوئے شکر گزاری کا موقعہ بخشیں گے۔

رسیدہ نزیب محمد رفیق حسرت قصوری۔ محمد رفیق ولد قاضی محمد صدیق قوم قریشی قصور۔

اس کے متعلق پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ قصور نے جو جواب دیا۔ وہ حسب ذیل ہے۔

جناب محمد رفیق صاحب حسرت

آپ کی ہر دو درخواستیں موصول ہوئیں۔ جن میں آپ نے احمدی ہونے کیلئے چند شرائط پیش کی ہیں۔ یعنی یہ کہ آپ کو ملازمت دلائی جائے۔ یا روپیہ بطور قرض دیا جائے جو آپ باقساط ادا کریں گے۔ آپ کو منجانب جماعت احمدیہ قصور اطلاع دی جاتی ہے کہ ہم یعنی احمدی صاف گو مبلغ ہیں۔ اور صداقت احمدیت لوگوں پر دلائل سے واضح کر کے اپنا فرض ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہے ہدایت عطا فرماتا ہے۔ ہمارے عقیدہ اور ایمان کے رو سے کسی کو کسی دنیوی لالچ یا غرض سے احمدی بنانا نہ صرف ناجائز بلکہ اشد ترین گناہ ہے۔ جن صورتوں میں آپ نے احمدیت کے قبول کرنے کی درخواست دی ہے ان سے ظاہر ہے۔ کہ آپکو نہ آپ کے موجودہ عقیدہ کی صداقت کا یقین ہے۔ اور نہ احمدیت کی صداقت کا۔ بہر کیف ہم یعنی احمدی ایسی درخواست یا خواہش کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ہتک سمجھتے ہیں۔ اور امید کرتے ہیں۔ کہ آپ آئندہ ایسی جرأت نہ کریں گے۔

ہم صرف اور صرف وہی احمدی چاہتے ہیں۔ جو ایمان ونجات کی خاطر احمدیت کو قبول کرے۔ اپنی کوششوں سے اپنی روزی پیدا کرے۔ اور اپنی کمائی سے خدمت سلسلہ کرے۔ اور جو ایمان ونجات کے حصول کو مدنظر رکھ کر احمدیت قبول نہیں کرتا۔ ہم پسند کرتے ہیں۔ کہ وہ الگ ہی رہے اور اپنے نجس وناپاک وجود سے سلسلہ عالیہ کو ناپاک کرنے کا باعث نہ بنے۔

خاکسار عبد الرحمٰن ملک احمدی

یہ ہے احرار کے معتمدین کی ایمانی حالت وہ آج کل بار بار کہہ رہے ہیں۔ کہ ہم نے لاکھوں روپے صرف کر کے مسلمانوں کو ان کے خلاف کھڑا کر دیا ہے۔ اور تمام مسلم پریس خرید لیا ہے مگر حقیقت یہ ہے۔ اگر ہمارے پاس ایسے کاموں کے لئے بیان کردہ روپیہ سے دسواں حصہ بھی ہو۔ تو آج احرار کے رکن اعظم بآسانی خریدے جا سکتے۔ اور انکے موہنہ بند کئے جا سکتے ہیں۔ مگر ہم ایسا نہیں کرنا چاہتے۔

مالی قربانی کے لئے بیش از پیش تیاری

اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے مخلصین نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تحریک جدید پر جس ایثار کے ساتھ لبیک کہا۔ اور اسے کامیاب بنانے کے لئے سرفروشانہ جدوجہد کا اظہار کیا ہے۔ وہ مخالفین کی آنکھیں کھولنے والا اور مومنین کے ایمانوں کو بڑھانے والا ہے۔ اور مخلصین میں پہلے سے زیادہ قربانی وایثار کا جذبہ پیدا کرنے والا ہے۔ احرار نے حال میں ہر طرف سے ناکامی ونامرادی کی گھٹائیں اٹھتی دیکھ کر کہا ہے۔ کہ جب قادیانیوں کا روپیہ ختم ہو جائے گا۔ تو پھر احراریوں کو چین حاصل ہو جائے گا۔ ہمارے پاس اس رنگ میں صرف کرنے کے لئے تو روپیہ ہے نہیں جو احراری خیال کر رہے ہیں۔ مگر یہ بتائے دیتے ہیں۔ کہ ممکن نہیں احمدی ایک پائی یا ایک ذرہ بھی اپنے پاس رکھنا گوارا کریں۔ جب کہ دین کو اس کی ضرورت ہو۔ ہر قربانی ان میں اور زیادہ ایثار کی روح پیدا کر رہی ہے۔ اور وہ آگے ہی آگے قدم بڑھانا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ ذیل کے ایک خط سے جو بمبئی کے ایک دوست نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور تحریک جدید کے چندہ کی مکمل ادائیگی پر اللہ تعالےٰ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے آئندہ سال کے چندوں میں اور زیادہ جوش اور سرگرمی سے حصہ لینے کے متعلق لکھا ہے۔ ظاہر ہے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

"تحریک جدید میں اس سال جو مالی حصہ لیا تھا۔ وہ خدا کے فضل اور آپ کی دعاؤں سے اس سال ماہ اگست ۱۹۳۵ء تک سب ادا کر دیئے۔ الحمد للہ علی ذالک۔ آئندہ نئے سال کے لئے مؤدبانہ التجا کرتا ہوں۔ کہ میرے لئے دعا فرمائیں۔ اس سال کے مقرر وگنا یا دگنے سے بھی زیادہ حصہ لے کر پورے وقت پر ادا کر سکوں"۔

خدا تعالےٰ کے فضل سے اس قسم کا اخلاص رکھنے والوں کی بہت سی مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ صاحب دانش غور فرمائیں۔ دین کے لئے قربانی کا یہ جذبہ کیا کسی ایسے انسان کے پیرووں میں پایا جا سکتا ہے۔ جو صادق نہ ہو۔

سکھ اور ہندو پریس

مسجد شہید گنج کے انہدام کے متعلق تمام ہندو اخبارات نے مسلمانوں کی مخالفت اور سکھوں کی حمایت کی۔ حالانکہ شرافت کا تقاضا یہ تھا۔ کہ مسلمانوں کی تائید کی جاتی۔ جو مظلوم تھے۔ اور جن کے مقدس مقام کی تحقیر کی جا رہی تھی۔ مسلمانوں کو جب اس بارے میں ہندوؤں سے جائز گلہ پیدا ہوا۔ تو اخبار

جماعت احمدیہ کے خلاف احرار کی بڑھتی ہوئی فتنہ انگیزی اور تشدد

احرار کی غداری۔ قوم فروشی۔ اسلام دشمنی اور حکومت کی کاسہ لیسی کا راز مسجد شہید گنج کے انہدام کے سلسلہ میں جب سے عام مسلمانوں پر افشا ہوا ہے۔ ہر جگہ ان پر پھٹکار ڈالی جا رہی ان کی تذلیل و تحقیر کی جا رہی۔ اور ان کی ننگ اسلام حرکات پر نفرین بھیجی جا رہی ہے۔ اور وہی لوگ جو احرار کے حامی و مددگار رہتے۔ اور جن کی نمائندگی کا احرار کو دعوے تھا۔ انہوں نے چند ہی دنوں میں ان کے بخیے ادھیڑ کر رکھ دیئے ہیں۔ اور ان کے ایسے ایسے رازہائے سربستہ کا انکشاف کیا کہ اگر احرار میں ذرہ بھر بھی غیرت و حمیت ہوتی۔ تو شرم و ندامت کے مارے دُنیا کو مونہہ نہ دکھاتے۔ مگر چونکہ جھوٹ اور دھوکا و فریب کو احرار شیر مادر کی طرح سمجھتے ہیں۔ اور بے غیرتی کے مجسمہ ہیں۔ اس لئے وُہ اپنے اقتدار رفتہ کی بحالی کے لئے اب اس طرح بے تاب ہو کر ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔ جس طرح ڈوبنے والا کوئی سہارا تلاش کرتا ہے۔ چنانچہ وُہ ذلیل سے ذلیل اور کمینہ سے کمینہ حرکات کے مرتکب ہو رہے ہیں:۔

چونکہ احرار یہ سمجھ چکے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کے خلاف زہر اگلنا۔ اور اپنی ناپاک زبانوں سے بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف گند اُچھالنا کچھ عرصہ قبل جلب منفعت کا ذریعہ رہا ہے۔ اس لئے وُہ اپنی غداریوں کا پردہ چاک ہونے پر اب جبکہ لوگوں کی لعنتوں کا مورد بن گئے ہیں خصوصیت سے اس ناپاک فعل کی طرف متوجہ ہیں۔ اور ہر جگہ دل آزار تقریروں اور اشتعال انگیز لیکچروں کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے خلاف عوام کو جوش دلا رہے ہیں۔ اور ان کے ذریعہ احمدیوں پر تشدد کرا رہے ہیں۔ چنانچہ بہت سے مقامات پر جبر و تشدد کے واقعات رونما ہو چکے ہیں۔ اور یہ سلسلہ تکالیف روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ احمدی ان سانحات پر اگرچہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے پورے صبر و استقلال سے کام لے رہے ہیں اور ضبط نفس کے باب میں حیرت انگیز نمونہ پیش کر رہے ہیں۔ لیکن احرار کی یہ کمینہ حرکات۔ جنہیں کوئی بھی شریف انسان پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھ سکتا۔ زیادہ سے زیادہ باعث اذیت بن رہی ہیں:۔

ہمیں اس وقت تک کئی ایک مقامات سے احرار کے اس حد درجہ ظالمانہ۔ اور دل آزار رویہ کے متعلق اطلاعات پہونچ چکی ہیں۔ جن میں سے بطور مثال دو تین کا اس وقت ذکر کیا جاتا ہے

عالم گڑھ ضلع گجرات سے ایک بھائی لکھتے ہیں:۔

۲۸ اگست غیر احمدیوں نے میرے مکان پر مجھے مارنے کے لئے لاٹھیوں سے مسلح ہو کر حملہ کیا۔ مجھے والدین نے باہر نہ آنے دیا۔ اور وُہ لوگ سخت گندی گالیاں دینے کے بعد واپس چلے گئے۔ اس سے پہلے انہی لوگوں نے جمعہ کے دن عین خطبہ کے وقت کنستر اور تالیاں بجا کر ہماری نماز میں خلل ڈالا۔ ایک دفعہ انہی لوگوں نے عین نماز کے وقت جب میں قعود میں تھا لاٹھیوں سے مجھ پر حملہ کیا۔ اور سخت مارا۔ اور گلے میں پھندا ڈالا۔ ہر وقت یہ لوگ ہمیں جانی اور مالی نقصان پہنچانے میں لگے رہتے ہیں:۔

پٹی ضلع لاہور سے اطلاع موصول ہُوئی ہے:۔

۲۵ اگست مولوی جلال الدین صاحب شمس بسلسلہ تبلیغ پٹی آئے۔ تو مرزا احمید اللہ بیگ صاحب کی کوٹھی پر بعد نماز عشا تقریر کا انتظام کیا گیا۔ شہر میں منادی کرائی گئی۔ تو احرار نے مرزا صاحب سے کہا۔ کہ تم نے کیوں جگہ دی۔ مرزا صاحب نے ان سے کہہ دیا۔ تم بھی میری کوٹھی پر آ کر تقریر کر لو۔ اس پر احراریوں نے ہماری تقریر کی جگہ پر اپنا اڈا جما لیا۔ اور ہماری تقریر نہ ہونے دی:۔

دُوسرے دن ہم نے ایک اور جگہ تقریر کرانی چاہی۔ تو احرار نے پھر وہاں بھی روک دیا:۔

۲۶ اگست جامع مسجد میں بعض احرار نے اشتعال انگیز تقریریں کیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہُوا۔ کہ ۲۷ اگست بعد دوپہر ہمارے ایک احمدی بھائی مولوی احمد دین صاحب جو میونسپل کمیٹی کے ٹرمینل ٹیکس محرر ہیں۔ ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات والاصفات کے خلاف سخت ہتک آمیز کلمات کہے۔ اور پھر اچانک ان پر حملہ کر کے انہیں زخمی کر دیا۔ اسی طرح دیگر احمدیوں پر بھی مظالم کا سلسلہ شروع ہے۔ ہر جگہ احمدیوں پر آوازے کسے جاتے۔ اور خوف زدہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے:۔

دیال گڑھ۔ ضلع گورداسپور میں احمدیوں کو ایک عرصہ سے سخت تکالیف دی جا رہی ہیں۔ جن کا ذکر کئی بار اخبار میں بھی آ چکا ہے۔ یہاں کے لوگوں نے احمدیوں کو دکھ دینے کے لئے ذلیل سے ذلیل حرکات کیں۔ دو سرکاری ملازموں یعنی پٹواری اور مدرس نے ان شرارتوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ لیکن اب جبکہ ان لوگوں کے مظالم اور وحشیانہ حرکات اور ان کے مقابل پر احمدیوں کے صبر و استقلال کو دیکھ کر ایک با اثر اور معزز آدمی سلسلہ میں داخل ہو گیا ہے۔ مخالفین کے سینہ پر سانپ لوٹ رہے ہیں۔ اور مدرس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق پہلے سے بھی زیادہ بد زبانی سے کام لینا شروع کر دیا ہے۔ اور احمدیوں کے خلاف جاہلوں کو سخت مشتعل کر رہا ہے۔ اور فساد کا سخت خطرہ ہے:۔

باٹھانوالہ ضلع سیالکوٹ میں ۲۳-۲۴ اگست کو جبکہ مولوی غلام مصطفےٰ صاحب مولوی فاضل عبد اللہ معمار سے مناظرہ کے لئے شرائط کا تصفیہ کرنا چاہتے تھے۔ عبد اللہ معمار نے مجمع کو مشتعل کرنے کی کوشش کی اور اس قدر اشتعال دلایا کہ ایک شخص چاقو نکال کر حملہ آور ہُوا۔

یہ چند واقعات بطور نمونہ پیش کرتے ہُوئے ہم حق پسند اصحاب سے گذارش کرتے ہیں۔ کہ وُہ غور کریں۔ احرار کس طرح انسانیت کے جامہ کو اتار کر بہیمیت و بربریت کا مظاہرہ کرنے پر اتر آئے ہیں۔ اور کس طرح فتنہ و فساد پھیلا رہے ہیں

جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال انگیزی

اور بد زبانی

۲۳-۲۴ اگست کی درمیانی شب کالا افغاناں میں مولوی عطاء اللہ اور ایک شاہجہان پور کے مولوی کا لیکچر ہُوا۔ شاہجہانپوری مولوی نے بہت گند بکا۔ اور کہا۔ گذشتہ بادشاہوں نے مرزا صاحب جیسے نبیوں کو چن چن کر قتل کیا کیونکہ جھوٹا نبی قتل ہوتا ہے۔ اگر اس وقت غیر حکومت نہ ہوتی۔ تو مرزا صاحب بھی قتل کئے جاتے گورنمنٹ کی وجہ سے ہم مجبور ہیں۔ ورنہ یہ لوگ واجب القتل ہیں۔ غرض احمدیوں کو قتل کرنے کی کھلی کھلی تلقین کی:۔

مولوی عطاء اللہ نے بھی دوران تقریر میں بہت گندہ دہنی سے کام لیا۔ اور کہا۔ دوران تقریر میں کسی نبی کی لڑکی یا بیوی کی عزت پر خواہ کوئی حملہ کیا جائے۔ کچھ نہیں ہوتا۔ صرف ۱۵ منٹ کی سزا ہوتی ہے۔ مجھے سزا کیا ہُوئی۔ میرے ساتھ ۶ تھانہ دار بھی شامل تھے۔ اور بھی کئی لوگ شامل تھے۔ اگر ۱۵ منٹ کی سزا کو سب پر تقسیم کیا جائے۔ تو میرے حصہ میں صرف ½ منٹ آیا جس کمرہ میں سزا ملی وُہ بہت ہی ہوادار اور سجا ہُوا بہترین کمرہ تھا تین بجلی کے پنکھے چل رہے تھے۔ اور گدے بچھے ہوئے تھے۔ خدا کرے۔ ایسی سزا سب کو نصیب ہو:۔

پھر کہا۔ اس مقدمہ اور جج کے فیصلہ سے یہ فتنہ مر چکا ہے۔ اب صرف جنازہ اٹھانا باقی ہے آپ سب لوگ مل کر جنازہ اٹھانے میں مدد دیں۔ اب اس فتنہ کا یہی حال ہے۔ جیسے بکرے کو ذبح کیا جائے۔ اور وُہ چھوٹ جائے۔ تو ۵-۱۰ منٹ تک ہاتھ پاؤں مارتا ہے اور اس کا لنڈ منڈ پھڑکنا دکھاتا ہے۔ یہی حال اس فتنہ کا ہے۔ کہ مر تو چکا ہے۔ لیکن لنڈ منڈ پھڑ پھڑا رہا ہے:۔

دوران تقریر میں کہیں سے کتے بھونکتے آئے تو کہا۔ دیکھو مرزا صاحب کے نمائندے آئے۔ اور کہا۔ ان کا ایمان ہے۔ جو انگریزوں کو بُرا کہے وُہ حرامی ہے۔ اگر اس فتنہ کو ختم کر دیا تو سمجھو کہ ہمیں آدھی آزادی مل گئی۔ آدھی آزادی جو ہندوؤں کا حق ہے۔ آسے وہ جا رہا

خاکسار ڈاکٹر بشیر احمد۔ از کا[illegible]

مکتوب جاپان بذریعہ ہوائی ڈاک

سلطنت جاپان سے تعلق رکھنے والے اہم مسائل

— الفضل کے خاص نامہ نگار کے قلم سے —

سفیر متسودیرا کی رپورٹ

کو بے ۱۶ اگست۔ مسٹر متسودیرا نے جو رپورٹ جاپان پہونچکر ٹوکیو کی وزارت خارجہ کے سامنے پیش کی ہے۔ اس کے متعلق یہاں کے اخبارات میں جو کچھ شائع ہوا ہے اس کا ماحصل یہ ہے۔ کہ اہل جاپان کے بعض طبقوں میں جو یہ خیال پایا جاتا ہے۔ کہ برطانیہ کی چینی پالیسی کا مقصد سائنو جاپانیز اقتصادی تعاون اور اتحاد عمل کی کوششوں کو اکارت کرنا ہے۔ یہ سراسر غلط ہے مسٹر متسودیرا کا خیال ہے کہ موجودہ بالڈون کیبنٹ کی فارن پالیسی کا یہ اصل ہے۔ کہ جاپان کو جو خاص پوزیشن مشرق بعید میں حاصل ہے۔ اس کو تسلیم کر لیا جائے۔ اور اس کے ساتھ اس حصہ دنیا میں رقابت نہ رکھی جائے۔ اور یہ کہ چین میں برطانوی پالیسی کا اصل الاصول یہ ہوگا۔ کہ ان حقوق کا تحفظ کیا جائے۔ جو برطانیہ کو اس وقت چین میں حاصل ہیں۔ اگر ان حقوق کو خطرہ میں ڈالے بغیر جاپان چین کے ساتھ اقتصادی اتحاد عمل کی صورت پیدا کرے۔ تو برطانیہ جاپان کے راستے میں نہ صرف یہ کہ روک نہ بنیگا بلکہ شاید ایک حد تک جاپان کی مدد بھی کرے اس رپورٹ پر جاپان میں عام طور پر مسرت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

برطانیہ اور چین

اس رپورٹ کا ایک یہ بھی اثر ہوا ہے کہ جہاں پہلے سر فریڈرک ولیم لیتھ روس کے مشن کو شکوک اور شبہات کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ وہاں اب سر فریڈرک کا جب وہ جاپان آتے ہوئے چند دن ٹوکیو قیام کرینگے، تو گرم جوشی سے خیر مقدم کیا جائے گا۔ سر فریڈرک کا مشن چین کی اقتصادی حالت کے متعلق تحقیقات کرنا ہے۔ چین کی ریلوں میں برطانیہ کا بہت سا روپیہ لگا ہوا ہے جس کا سود وغیرہ موجودہ وقت میں غالباً باقاعدہ وقت پر وصول نہیں ہوتا۔ اقتصادیات چین کے اور بھی مسئلے ایسے ہیں۔ جن میں برطانیہ کو دلچسپی ہے۔ سر فریڈرک کا مشن یہ ہے۔ کہ ان تمام مسائل کے متعلق ہر پہلو سے پوری تحقیقات کریں۔ ان کا عہدہ برطانیہ کے چینی سفارتخانہ میں اقتصادی ماہر کا ہوگا۔ سر فریڈرک انگلستان سے ۱۵ ماہ حال کو بعزم چین کینیڈا کے راستہ روانہ ہو چکے ہیں پہلے یہاں یہ خیال کیا جاتا تھا کہ شاید سر فریڈرک گورنمنٹ ریاست ہائے متحدہ سے بھی گفتگو کرکے آئیں گے۔ مگر اب یہ قیاس کیا جاتا ہے۔ کہ وہ امریکہ نہیں ٹھہرینگے۔ بلکہ جب وہ جاپانی وزارت خارجہ سے بعض معاملات میں گفت و شنید کے لئے ٹوکیو ٹھہرینگے تو ضروری حالات و کوائف سے امریکن نمائندگان متعینہ جاپان کو مطلع کرتے رہیں گے۔ اور حسب ضرورت ان کی رائے وغیرہ لیتے رہیں گے۔

سر فریڈرک کے متعلق یہاں کے پریس میں ایسی افواہیں بھی شائع ہوئی ہیں۔ جن کا لب لباب موٹے الفاظ میں یہ ہے۔ کہ وہ جاپانی نمائندوں سے دُنیا کی منڈیوں کے متعلق کسی قسم کا سمجھوتہ کرنے کے لئے سلسلہ جنبانی کریں گے۔ اور یہ کہ جن معاملات پر وہ گفت و شنید کرینگے ان میں ایک بحری بیڑوں کا مسئلہ بھی ہے مگر سرکاری حلقوں سے نکلنے والی خبروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ صرف افواہیں ہی ہیں۔ کیونکہ بیان کیا جاتا ہے۔ ابھی ان امور کے بارہ میں قطعی فیصلہ نہیں کیا گیا۔

موٹر بل

جاپانی پارلیمنٹ کے آنے والے سیشن میں محکمہ تجارت کی طرف سے ایک بل پیش کیا جائے گا۔ جس کا مقصد جاپان میں موٹر سازی کے کام کو ترقی دینا ہے۔ محکمہ تجارت نے اس بل کا خلاصہ شائع کر دیا ہے۔ اور اس بارہ میں وزیر جنگ نے بھی ایک بیان شائع کیا ہے۔ کیونکہ یہ مسئلہ بات ہے۔ کہ اس بل میں اس محکمہ کو بھی گہری دلچسپی ہے شائع شدہ خلاصہ سے معلوم ہوتا ہے آئندہ بغیر اجازت گورنمنٹ کسی کو موٹر سازی کا کام شروع کرنے نہ دیا جائیگا۔ اور اجازت گورنمنٹ صرف ان کمپنیوں کو دے گی۔ جو جاپانیوں کے کنٹرول میں ہوں۔ دوسرا مقصد اس بل کا یہ ہوگا۔ کہ چھوٹی چھوٹی موٹر ساز کمپنیاں کو آپس میں مل جانے کی ترغیب دی جائے تاکہ یہ صنعت اچھی طرح چلائی جا سکے۔

ایک اعلیٰ فوجی افسر کا قتل

اس بل کی رو سے جو غیر ملکی موٹر کمپنیاں جاپان میں کاروبار کر رہی ہیں۔ ان کے موجودہ حقوق پر چنداں اثر نہ پڑے گا مگر ایسی کمپنیوں کو آئندہ مزید حقوق نہ دیئے جائیں گے۔ اور نہ ہی ان کے موجودہ حقوق کی توسیع ممکن ہوگی۔

وزیر جنگ کی فوجی پالیسی کے نتیجہ میں ایک اعلیٰ فوجی افسر کے ہاتھ سے دوسرے اعلیٰ افسر کا قتل ۱۲ اگست کو ۹ بجکر چالیس منٹ پر لیفٹیننٹ کرنیل آئی زاوا ملٹری افیئرز بیورو کے دفتر میں گیا۔ اور وہاں جا کر اس محکمہ کے افسر اعلیٰ لفٹننٹ جرنیل نے گاٹا کو تلوار سے مہلک طور پر زخمی کیا۔ حملہ آور کو زیر حراست کر لیا گیا۔ اس واقعہ سے بھی پتہ لگتا ہے۔ کہ جرنیل ہیاشی کی فوجی پالیسی کی فوجی حلقوں کے ایک حصہ میں شدید مخالفت موجود ہے۔ اس واقعہ کے بعد چیف آف دی جنرل سٹاف۔ وزیر جنگ۔ اور چیف آف ملٹری ایجوکیشن نے باہم مشورہ کیا۔ اور بیان کیا گیا ہے۔ کہ اس مشورہ میں تینوں نے متفقہ طور پر اس واقعہ کے مدنظر ضروری کارروائی کرنے کا فیصلہ کیا۔ اور جو پالیسی ان کے درمیان طے پائی۔ اس کے مطابق عنقریب احکام اور ہدایات نافذ ہو جائیں گی یہ بھی بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وزیر جنگ ڈویژنل اور دیگر کمانڈروں کی ایک کانفرنس بعض امور کے متعلق ان کی رائے لینے کے لئے عنقریب بلائیں گے۔ اس کانفرنس کے لئے ۳۰ اگست کی تاریخ اخبار وں میں ذکر کی جا رہی ہے

انعامی مضامین کے متعلق اعلان

میلاد کمیٹی کا یہ دیرینہ اہم مقصد ہے۔ کہ ہر سال حضور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ و محاسن اسلام پر دور جدید و قدیم کے محترم اہل قلم و طلبائے کالج کو ہم بزم مضمون نگاری کرے چنانچہ امسال بھی حسب ذیل مضامین تجویز کئے گئے ہیں فاضل ادیبوں کی تنقید کے بعد بہترین مضمون نگار و مقررو کو طلائی تمغہ پیش کیا جائیگا۔ مسابقتی مضامین واپس نہ کئے جائیں گے۔ اور فیصلۂ ممتحنین قطعی سمجھا جائیگا

عنوان اول **اسلام کی خصوصیات اور دیگر مذاہب پر اس کا اثر**

یہ عنوان کل ہندوستان کے اہل قلم حضرات کی طبع آزمائی کیلئے تجویز کیا گیا ہے۔ مضمون فلسکیپ کے پندرہ صفحوں سے متجاوز نہ ہو اور ایک ہی رُخ پر صاف خط میں لکھا جا کر سر بمہر لفافہ میں یکم رجب ۱۳۵۴ھ تک معتمد مجلس جشن میلاد النبی سکندر آباد کے پتہ پر آنا چاہئے۔

عنوان دوم **بعثت ختم المرسلین سے پہلے اور بعد دُنیا کی حالت**

یہ عنوان طلبائے مدرسہ نظامیہ و کالج ہائے حیدر آباد کی تقریری مسابقت کیلئے تجویز ہوا ہے۔ نیز یہ طے پایا ہے۔ کہ مسابقت کنندے بتاریخ ۱۳ رجب ۱۳۵۴ھ روز شنبہ (۲½) بجے اسلامیہ ہائی سکول سکندر آباد میں جمع ہو کر تین فاضل ممتحنین و حاضرین جلسہ کے روبرو اپنی اپنی باری سے تقریباً ۱۵ منٹ تقریر کریں۔ مسابقت کیلئے کم از کم تین کالجوں کی شرکت ضروری ہے۔ مسابقت کنندوں کے نام یکم رجب ۱۳۵۴ھ تک دفتر جشن میلاد النبی سکندر آباد میں صدر صاحب کالج کے توسط سے وصول ہونا چاہئے۔ ہر کالج سے دو دو طالب علم شریک ہو سکتے ہیں۔ مقررین اپنے ہمراہ کوئی کتاب یا یادداشت نہ رکھیں البتہ ۵×۳ یا ۱۵×۳ کے کاغذ پر کچھ نوٹ لکھ لانیکے مجاز ہونگے طلباء کالج سے مراد بی۔ اے تک کے طلباء ہیں۔

عنوان سوم **مصالح و فوائد صوم و صلوٰۃ**

یہ عنوان طلبائے ہائی سکولہائے حیدر آباد و مضافات کی تحریری مسابقت کیلئے تجویز ہوا ہے۔ طلباء بتاریخ ۵ رجب ۱۳۵۴ھ روز جمعہ دن کے دو بجے اسلامیہ ہائی سکول سکندر آباد میں جمع ہو کر ٹھیک ۲½ سے ۵ بجے تک مشغول تحریر مضمون ہوں فلسکیپ کے ۶ سے ۸ صفحات پر مضمون ختم ہونا چاہئے۔ مسابقت کنندوں کو کوئی کتاب یا نوٹ یا یادداشت [..]نے کی اجازت نہ ہوگی۔ مسابقہ کنندوں کے نام یکم رجب ۱۳۵۴ھ تک صدر مدرس صاحب کے توسط سے وصول ہونا چاہئے۔ ہر ہائی سکول سے چار چار طلباء شریک ہو سکتے ہیں۔ (العبد محمد عارف جشن میلاد النبی سکندر آباد دکن)

مسجد شہید گنج کے متعلق احرار کے غدارانہ طریق عمل کے خلاف مسٹر گابا کا بیان

مسٹر خالد لطیف گابا ایم۔ ایل۔ اے نے مسجد شہید گنج کے متعلق حال میں جو بیان اخبارات میں شائع کرایا ہے۔ اور جس میں احرار کے طرز عمل کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔ وہ درج ذیل کیا جاتا ہے:

شہید گنج کی صورت حالات کے متعلق اکثر احباب نے مجھے مکمل بیان دینے کو کہا ہے۔ اور استفسار کیا ہے۔ کہ ملت اسلامیہ کے مفاد کی صحیح صورت کیا ہو سکتی ہے۔

میں بھی قوم کے تشتت و افتراق میں آسانی سے حصہ لے سکتا تھا۔ لیکن ملت بیضا کو اس سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ باہمی کشمکش و نزاع سے اپنی قوت میں انحطاط پیدا کرنے کی بجائے دوسری قسم کی نبرد آزمائیوں سے بھی ذوقِ مجادلہ طلبی کی تسکین کا سامان بہم پہونچایا جا سکتا ہے۔ ضرورت اس امر کی مقتضی ہے۔ کہ ہم آپس میں اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کی مستحسن کوشش کریں۔ مجھے یقین واثق ہے۔ کہ اگر مجلس احرار کے مقتدر راہ نما قضیہ شہید گنج کے وقت عوام کا ساتھ دیتے۔ تو اس قضیہ کی تاریخ کچھ اور ہوتی۔ میں اس حقیقت کا اعلان ایک معترض کی حیثیت سے نہیں۔ بلکہ غم و اندوہ کے عمیق جذبات کے ساتھ کر رہا ہوں۔

بعض اوقات یہ ممکن ہے۔ کہ مدبر بھٹک جائیں اور عوام صحیح راستہ پر گامزن ہوں۔ میری ذاتی رائے یہی ہے۔ کہ قضیہ شہید گنج میں عوام کی رائے صائب تھی۔ اور روز بروز یہ حقیقت آشکارا ہو رہی ہے کہ قانونی حقوق کے متعلق مجلسِ احرار کا نظریہ ناقابل تسلیم ہے۔ مجلسِ احرار کے لئے اب صحیح راستہ یہی ہے کہ وُہ عوام کی رائے کی تائید کرتے ہوئے خود کو حق بجانب قرار دینے کے ناقابلِ قبول نظریہ کو پیش کرنے سے احتراز کرے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ مجلس احرار کا یہ اقدام تمام کشاکش کو ختم کر دے گا:

مسجد مسلمانوں کو واپس مل جائیگی

قضیہ شہید گنج نے نہ صرف ان خطرات کو جن سے ملتِ اسلامیہ دوچار ہو رہی ہے۔ واشگاف کر دیا ہے۔ بلکہ مسلمانوں کا تحیر انگیز جذبۂ حریت و سرفروشی بھی ظاہر ہو گیا ہے مجھے پورا پورا یقین ہے کہ زود یا بدیر یہ مقام جس کے حصول کے لئے بیسیوں مسلمانوں نے بہزار مسرت اپنی عزیز جانوں کو جانِ آفرین کے سپرد کر دیا ہے۔ مسلمانوں کو واپس مل جائے گا۔ لیکن ان عدیم النظیر قربانیوں کی یہ حقیر سی شرح ہو گی۔ کہ ہم باہمی اتحاد و اتفاق کی بجائے اپنی قوتوں کو تشتت و افتراق کی نذر کر دیں۔ ایسی بہت سی باتیں ہیں کہ اگر ہم چاہیں۔ تو ان پر عمل پیرا ہو سکتے ہیں۔ بہت سے ایسے امور ہیں۔ کہ اگر ہم دلجمعی سے کام لیں۔ تو مستقبل قریب میں ان پر کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے۔

مختلف حلقوں کی استدعا پر میں چند تجاویز ضروری سمجھتا ہوں۔ جن پر مسلمانوں کو اپنی توجہات مرکوز کرنی چاہئیں۔ کوئی ایک انسان کسی قوم کی ارتقائی قوت کا صحیح اندازہ نہیں لگا سکتا۔ نہ ہی میرے لئے اپنے تمام احباب سے مشورہ کرنا ممکن ہے۔ متذکرہ ذیل تجاویز کسی جماعت یا انجمن کا پروگرام نہیں ہیں البتہ ان احساسات اور جذبات کی جو ملتِ اسلامیہ کے بوڑھوں اور نوجوانوں کے دلوں کی گہرائیوں میں لہریں مار رہے ہیں۔ ترجمانی ضرور کرتی ہیں:

مسلمانوں کے مسلح ہونیکی ضرورت

اس وقت تمام مسلمانوں کے دلوں میں یہ زبردست جذبہ موجود ہے۔ کہ اپنے تحفظ کے لئے تلواریں رکھنا ان کا مذہبی اور اخلاقی حق ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے جس قدر وقت درکار ہے۔ اس کا تذکرہ بے معنی ہے۔ ہماری ہمسایہ قوم نہ صرف تلواروں سے مسلح ہے۔ بلکہ اس کے معاملے میں قانون کے شکنجے کو بھی نرم کر دیا گیا ہے۔ اور جو لوگ دو دو تلواریں رکھتے ہیں۔ انہیں یا تو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ یا انہیں جرمانہ کی معمولی سی سزا دی جاتی ہے۔ لیکن دوسری قوم کے حقوق پر نقد و تبصرہ کرنا ہمارا کام نہیں۔ ہمیں اپنے آپ سے کام ہے۔ مجھے یقین ہے۔ اور صاحبانِ عقل و فکر کا اس بات میں اتفاق ہے۔ کہ ایک مسلمان کا مذہبی حق اور فرض ہے۔ کہ وہ اپنی حفاظت کے لئے تلوار رکھے۔ اس بات سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ کہ موجودہ قضیہ کی نزاکت اس امر کی مقتضی ہے۔ کہ مسلمان اپنی حفاظت کے لئے مسلح ہو جائیں۔ اس لئے میری رائے ہے۔ کہ جس حد تک قانون اجازت دے۔ ہر مسلمان عورت اور مرد کو مراعات سے پورا پورا استفادہ کرنا چاہئیے۔ جب تک قانونی طور پر مسلمانوں کو سکھوں کے ساتھ مساوی حقوق نہیں دئیے جاتے۔ اس وقت تک مسلمان رائے دہندگان کو چاہئیے کہ وُہ صوبائی اور مرکزی مجالس قانون ساز کے ارکان کو مجبور کریں کہ وُہ اس مسئلہ کو حکومت کے سامنے پیش کریں۔ اگر ہر مسجد اور ہر اسلامی ادارہ کی طرف سے اس معاملہ کے متعلق ریزولیوشن پاس کئے جائیں۔ تو مجھے یقین ہے۔ کہ حکومت مسلمانوں کے جذبات و احساسات کے اتحاد اور رائے کی یکجہتی محسوس کرے گی۔

مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی کا علاج

سالہا سال کی بے انصافیوں اور اقتصادی بدحالیوں نے ملتِ اسلامیہ کو مفلوج کر دیا ہے اگر وُہ اس پالیسی کا واضح طور پر اعلان نہیں کر سکتے۔ تو نہ سہی۔ لیکن ہر مسلمان وزیر با اقتدار افسر اور انتظامی حاکم کا یہ رویہ ہونا چاہئیے۔ کہ وُہ ہمسایہ اقوام کے مطالبات کو نظر انداز کرتا ہوا مسلمانوں کو اس کے جائز حقوق سے متمتع ہونے کا موقعہ دے۔ کیونکہ یہ قوم اپنے حصہ سے محروم ہے۔ یہ مراعات خواہ سرکاری ملازمتوں کی صورت میں ہوں۔ یا قانونِ قرضہ سرکاری جاگیر اور تعلیمی وظائف کی صورت میں۔ موجودہ وقت میں جو اجارے دئیے گئے ہیں۔ یا آئندہ جن کمپنیوں کو اجارے یا لائسنس دئیے جائیں گے۔ ان میں مسلمان ملازموں کا ایک خاص تناسب ضروری قرار دینا چاہئیے۔ بنکوں بیمہ کمپنیوں اور دوسرے مسلّم تجارتی اداروں کے لئے جو مسلمانوں سے کاروبار کرتے ہیں مسلمانوں کی ایک خاص تعداد کا ملازم رکھنا لازمی ہونا چاہئیے:

مسلمان عورتوں کا فرض

علاوہ ازیں مجھے یہ بھی احساس ہے کہ مسلمانوں میں ایک ایسا طبقہ پیدا ہو رہا ہے۔ جس کی رائے میں مسلمان کا پیسہ مسلمان کے پاس جانا چاہئیے۔ اس امر کی تکمیل کے لئے ضروری نہیں کہ دوسری جماعتوں کی اشیاء کا مقاطعہ کیا جائے۔ لیکن بہرحال مسلمانوں کی اشیاء سے ترجیحی سلوک روا رکھا جانا چاہئیے۔ خواہ قیمت میں خفیف سا فرق ہی کیوں نہ ہو:

اس سلسلے میں ہماری بہنیں ہماری سب سے زیادہ مدد کر سکتی ہیں۔ اور ان کی وجہ سے مسلمانوں سے سودا خریدنے کا جذبہ عام ہو سکتا ہے۔

قانونِ قرضہ کی ضرورت

دیہاتی اور شہری مسلمانوں پر قرض کا جو ناقابلِ برداشت بار ہے۔ اسے ہلکا کرنے کے لئے یقیناً قوانین کی ضرورت ہے جب انگریزوں۔ فرانسیسیوں اور جرمنوں جیسی اقوام نے اپنے قرضوں کو منسوخ کرنے میں کسی قسم کی شرم محسوس نہیں کی۔ تو مسلمانوں پر اس سلسلے میں نقد و تعقب کی بہت کم گنجائش رہ جاتی ہے:

قرضوں کا منسوخ کرنا مسلمانوں کے اعتقادات کے منافی ہے۔ اور ہر ایک مسلمان قرض کی ادائیگی کو اپنا فرض سمجھتا ہے۔ لیکن حالات اس بات

معاملہ اصول کا ہے اور اس مسئلہ کے متعلق اگر کسی واضح اور غیر متزلزل طرز عمل کا اظہار کیا گیا۔ تو آئندہ ایسے واقعات کا اعادہ نہ ہو سکیگا۔ اس سلسلے میں ایک نئے قانون کی بھی ضرورت ہے۔ مساجد یا اوقاف پر مخالفانہ قبضہ کرنے کا حق قانوناً منسوخ ہو جانا چاہیئے۔ تاکہ اس قسم کی عمارتوں پر مخالفانہ قبضہ کبھی قائم ہی نہ ہو سکے۔

خانہ جنگی کو ختم کرنے کی کوشش

اور ابتلا میں جیسا کہ یہ موجودہ دور ہے سب سے زیادہ اہم یہ بات ہے۔ کہ باہم آویزی اور خانہ جنگی سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔ اور اس بات پر غور کیا جائے کہ ہمیں ہمسایہ اقوام سے کیا حاصل کرنا ہے۔ اور کس طریق کار پر عمل کر کے کامیابی حاصل کرنی ہے۔

خاتمہ سخن

آخر میں میں یہ کہوں گا۔ کہ شہید گنج کے واقعہ ہائلہ نے جہاں مسلمانوں کی بے پناہ شجاعت اور جذبہ ایثار کو نمایاں کیا۔ وہاں اس سے سکھ قائدین کا فقدان تدبر بھی ثابت ہو گیا۔ جس مسجد کا احترام مہاراجہ رنجیت سنگھ کیا کرتے تھے۔ اسے فرقہ داری کے ایک ذلیل مظاہرہ کے ساتھ منہدم کر دیا گیا ہے ہندوستان کی تاریخ میں یہ دوسرا موقعہ ہے کہ سکھوں نے تدبر اور دور اندیشی سے کام نہ لے کر اپنے آپ کو آئندہ نسلوں کے شکریہ سے محروم کر لیا۔ دونوں موقعوں پر سکھ ناکام رہے۔ عوام کو ابھی تک یاد ہے کہ ۱۹۳۱ء اور ۱۹۳۲ء کی گول میز کانفرنس میں صرف ایک کا جھگڑا تھا اگر کے سکھوں نے فرقہ وار حقوق کے تصفیہ ناممکن بنا دیا۔ مسجد شہید گنج کے انہدام کا تقاضا کرتے ہیں۔ کہ خاص عرصے کے قرضوں کی ادائیگی کے لئے دس سے لے کر پندرہ سال تک کا وقفہ دیا جانا چاہیئے۔ شاید اس طریق سے وقت کی ضروریات پوری ہو جائیں۔

قوم کے افراد کی صحت کی اصلاح کے لئے ورزش کی تلقین ضروری ہے۔ اور والنٹیروں اور سکاؤٹوں کے اداروں کی اہمیت بھی عوام پر واضح کرنی چاہیئے۔ ہر ایک محلہ کے لئے یہ ممکن ہے۔ کہ وہ اپنے لئے ایک علیحدہ جتھے کی تشکیل کرے۔ جو دس یا بیس نوجوانوں پر مشتمل ہو۔

ملت اسلامیہ کی اقتصادی اصلاح کے لئے ایک لائحہ عمل مرتب ہونا چاہیئے جس کی رو سے

۱۔ مسلمانوں میں کفایت شعاری کی عادت کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

۲۔ مسلمانوں کو مفید شرائط پر زمینیں عطا کی جائیں۔

۳۔ جب تک مسلمان اقتصادی طور پر رو بہ اصلاح نہ ہو جائیں۔ اس وقت تک قرضوں کی ادائیگی کو التوا میں ڈال دیا جائے۔

۴۔ مسلمانوں میں تعلیم کو عام کرنے کے لئے اور انہیں فنی تربیت دینے کے لئے حکومت کی طرف سے فیاضانہ وظائف مقرر کئے جائیں۔

شہید گنج ایجی ٹیشن کو جاری رکھا جائے

مسجد شہید گنج کی زمین کے استرداد کے لئے مسلمانوں کو ایجی ٹیشن جاری رکھنی چاہیئے۔ خواہ اس میں ایک سال صرف ہو یا ایک سو سال گذر جائے۔

گوجرہ میں احراریوں کے احمدیوں پر مظالم

خواجہ غلام حسین وکیل کی اشتعال انگیز تقریر

کونسل کی ممبری کی ہوس میں جو طریق خواجہ صاحب نے اختیار کر رکھا ہے۔ وہ واقعی قابل افسوس ہے۔ خواجہ صاحب لائل پور کے متوسط درجہ کے وکیل ہیں اور تحریک احرار سے پہلے ہر طبقہ میں ہر دلعزیز تھے۔ اور مسلمانوں کی مشترکہ تحریکات میں ہمدردی سے حصہ لیتے تھے۔ آپ کی برادری کے کئی ایک اصحاب جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ مگر بد قسمتی سے احرار کی شورش میں سرگرم حصہ لینے کا خیال ان کے دماغ میں اس لئے سما گیا۔ کہ احرار کی مدد سے کونسل کی ممبری لینے میں کسی طرح کامیاب ہو جائیں۔ اس لئے آپ نے لائل پور کے ایک گرگٹی لیڈر اور اس کے لڑکے کے ساتھ مل کر احمدیوں کو نقصان پہنچانے کی مہم شروع کر رکھی ہے۔ سب سے اول آپ نے مولوی قاضی محمد نذیر صاحب احمدی مولوی فاضل عربیک ٹیچر مسلم ہائی سکول لائل پور پر ہاتھ صاف کیا اور باوجودیکہ قاضی صاحب عرصہ دراز سے مسلم ہائی سکول میں نہایت شرافت کے ساتھ اپنے فرائض سر انجام دے رہے تھے۔ بغیر کسی قسم کی جواب طلبی کے انہیں محض احمدیت کی بنا پر سکول کی ملازمت سے علیحدہ کر دیا۔ قاضی صاحب موصوف نے اپنے متعلق افسران بالا کی خدمت میں ایک عرضداشت بھی پیش کی۔ مگر خواجہ صاحب کے بعض تعلقات رشتہ داری کی وجہ سے "خبرش بازنیامد" کے مقولے کی مصداق بن چکی ہے۔

گوجرہ کا رخ

ہم اپنے گذشتہ مضامین میں گوجرہ کے چند ایک فتنہ پرداز احرار کی امن سوز کارروائیوں کی طرف اشارہ کر چکے ہیں کہ انہوں نے یہاں کے احمدی ملازمین کے خلاف عموماً اور احمدی ہیڈ ماسٹر صاحب کے خلاف خصوصاً کس قدر غلط پروپیگنڈا جاری کیا ہوا ہے۔ مولوی حبیب الرحمن لدھیانوی حکیم نوردین لائل پوری اور خواجہ غلام حسین وکیل کا مع احرار والنٹیر گوجرہ میں آنا۔ اور لائل پور سے چند ایک بھوکے ننگے غنڈوں کو سرخ لباس پہنا کر ان کا جلوس نکلوانا اور احمدیوں کے گھروں کے سامنے کھڑے کر کے بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو گالیاں دلوانا یہ تمام امور اس بات پر نہایت وضاحت سے روشنی ڈالتے ہیں۔ کہ ان لوگوں نے اپنی شرارتوں کو کس قدر انتہائی نقطے تک پہنچا دیا ہے۔ اور اگر ارباب محمد ایوب خان صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کا وجود یہاں نہ ہوتا۔ تو یہ لوگ اپنی جہالت اور ضلالت کی رو میں بہہ کر نہ معلوم کیا کچھ کر گذرتے۔ خواجہ صاحب اور ان کے چیلوں کی تقاریر نے یہاں کے شر پسندوں کو اور تیز کر دیا۔ گلی کوچوں میں احمدیوں کو گالی گلوچ دینے کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اور اس بات کی تحریک عام طور پر کی گئی۔ کہ احمدیوں کے خلاف جھوٹی گواہی دینا کار ثواب ہے۔ سقوں کو تاکید کی گئی۔ کہ احمدیوں کا پانی چھوڑ دو اور تنور والوں کو دھمکایا گیا۔ کہ اگر وہ احمدیوں کی روٹیاں پکائیں گے تو ان کا کاروبار بند کر دیا جائے گا۔ ایک احمدی سقہ کا جو چند شریف مسلمانوں کے ہاں پانی بھرا کرتا تھا بائیکاٹ کر دیا گیا۔ گوجرہ کے قریب کے گاؤں میں ایک غیر احمدی نوجوان کو محض اس لئے مار مار کر زخمی کیا گیا۔ کہ اس نے اپنے چچا زاد بھائی کو جو کہ احمدی ہے۔ غیر احمدیوں کی یورش سے بچانے کی کوشش کی۔ بہر حال خواجہ صاحب کی تقریر کے ان الفاظ کا کہ "اے مسلمانو! تم اپنی تجاویز کو عملی جامہ پہناؤ اور باتوں ہی پر اکتفا نہ کرو" نتیجہ بالآخر ظاہر ہوا۔

زراعتی کالج پنجاب لائل پور میں ڈیری کی تعلیم کا ورنیکلر نصاب

یکم اکتوبر ۳۵ء سے لے کر ۳۱ مارچ ۱۹۳۶ء تک زراعتی کالج پنجاب لائل پور میں ڈیری کی تعلیم دینے کی غرض سے ایک ششماہی نصاب ورنیکلر میں شروع کیا جائیگا۔ پنجاب کے طلباء سے کوئی فیس وصول نہیں کی جائے گی۔ لیکن دیگر صوبجات اور ریاست ہائے ہند کے طلباء کو سالم نصاب کے لئے پچیس روپیہ بطور فیس ادا کرنے ہونگے۔ اس جماعت میں صرف دس طلباء داخل کئے جائینگے یہاں داخل ہونے کے لئے کم سے کم معیار قابلیت یہ ہے کہ امیدوار نے یونیورسٹی پنجاب کا امتحان میٹریکولیشن یا اس کے مساوی کوئی امتحان پاس کر لیا ہو۔ اگر ممکن ہوا تو ہوسٹل میں اقامت کا انتظام کرایہ ادا کرنے پر کر دیا جائیگا۔ لیکن اس امر کی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔ جو امیدوار داخل ہونا چاہیں وہ اپنی درخواستیں مقررہ فارم پر یکم ستمبر ۱۹۳۵ء سے پیشتر پرنسپل صاحب پنجاب اگریکلچرل کالج لائل پور

اور ان کے یہ الفاظ کہ احمدیوں کو ہر ممکن طریقے سے کچل ڈالو۔ جیسا کہ لائل پور کے ایک اخبار "پیغام عمل" نے اپنی ۹ اگست کی اشاعت میں ایک رپورٹ درج کی ہے۔ رنگ لائے بغیر نہ رہے۔

سُنا جاتا ہے۔ کہ خواجہ صاحب نے احمدی ہیڈ ماسٹر صاحب کے خلاف دورانِ قیام گوجرہ میں کافی زہر اگلا۔ اور یہاں کے فتنہ پردازوں کو خوش کرنے کے لئے ہیڈ ماسٹر صاحب موصوف کو تبدیل کرانے میں مدد دینے کا وعدہ کیا۔ چنانچہ اب یہاں کے احراری حلقے میں اسواسطے بغلیں بجائی جا رہی ہیں۔ کہ اب جبکہ ہم نے انسپکٹر صاحب بہادر ملتان ڈویژن کے ایک قریبی رشتہ دار کو ہاتھ میں لے لیا ہے۔ اس لئے اب احمدی ہیڈ ماسٹر کا قافیہ تنگ کرنے میں کوئی دقت سدِّ راہ نہ ہوگی۔

ایک غیر احمدی کو احمدی سمجھ کر زدوکوب کیا گیا

چند روز ہوئے۔ ایک غیر احمدی جس کی نشست و برخاست یہاں کے ایک احمدی کے پاس تھی۔ اپنی سائیکل پر ایک سڑک پر سے گذر رہا تھا۔ کہ بدقسمتی سے ایک بچہ جو راستہ میں کھیل رہا تھا۔ باوجود اس کی پوری کوشش کے نہایت معمولی دھکا لگنے سے گرگیا اُسے بالکل کوئی چوٹ نہ آئی۔ اور وہ پھر کھیل میں مشغول ہوگیا۔ لیکن دو چار احراری غنڈے جو اس وقت وہاں موجود تھے۔ انہوں نے بےطرح شور مچانا شروع کر دیا۔ کہ "پکڑو و پکڑو اس مرزائی کو"۔ اس کو دوڑ کر سائیکل پر سے اتار لیا گیا۔ اور اُسے بُری طرح مارنا اور اس کے سر کے بال نوچنا شروع کر دیئے۔ بعد میں ان لوگوں کو پتہ لگا۔ کہ وہ احمدی نہیں تھا۔

ان امور سے ظاہر ہے۔ کہ احرار کس طرح انسانیت سے عاری ہوتے جا رہے ہیں۔ اور ان کی امداد پر بھروسہ رکھکر ان کے رنگ میں رنگین ہونے والے کوئی اچھا سودا نہیں کر رہے:۔

(نامہ نگار)

گوجرانوالہ کے حالات

۳۰ اگست ۹½ بجے شب محلہ باغبانپورہ میں احراریوں کا ایک جلسہ منعقد ہوا مشرقی صاحب کے خاکسار اور محلہ کے دیگر شرفا اس جلسہ کے خلاف تھے۔ کیونکہ یہ محلہ اب تک احراریوں کے اثر سے پاک خیال کیا جاتا ہے۔ احراریوں نے جلسے کی ابتداء میں ہی مشرقی صاحب کو شیطان اور کافر وغیرہ القاب کا نشانہ بنایا۔ تو لوگ اور بھی بگڑ گئے اور جلسہ سے قریباً تمام لوگ یہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ کہ ہم ایسی فتنہ و فساد کی تقریریں نہیں سنتے۔ احراری مولوی اور احراری نظم خواں نے بہت کوشش کی کہ لوگ بیٹھے رہیں۔ مگر مجمع منتشر ہوگیا۔ اس کے بعد مولوی محمد اسماعیل صاحب خطیب اہل حدیث نے تقریر شروع کی۔ تو پھر لوگ جمع ہونے شروع ہوگئے۔ انہوں نے تقریر میں مشرقی صاحب کے اعتقادات کو غلط قرار دیا۔ اور ان کی کتابوں کے حوالہ سے ثابت کیا۔ کہ وہ لکھتے ہیں۔ اس وقت صحیح اسلام صرف یورپ والوں کے پاس ہے۔ اور ہندوستان کے مسلمان اس سے محروم ہیں۔ لہٰذا خاکساروں کو چاہئے۔ کہ وہ اپنے اپنے بیلچے ان کے آگے پھینک دیں۔

یکم اگست قریباً ساڑھے پانچ بجے آبادی تالاب حکما سنگھ میں ایک مسلمان کمہار کے گھر کے آگے جھٹکا کر کے سر یہاں ایک سکھ پھینک کر چلا گیا۔ جب مالک مکان باہر نکلا تو ایک لڑکے نے بتایا۔ کہ ایک سکھ پھینک کر چلا گیا ہے۔ مسلمانانِ گوجرانوالہ عموماً اور اہل محلہ اس معاملہ سے سخت مشتعل ہوگئے۔ مگر پولیس اور میونسپل کمشنروں کے بروقت پہونچنے پر معاملہ رفع دفع ہوگیا۔

۲ اگست آبادی حاکم رائے گلی ملک لال خاں میں ایک بچھڑا جس کی گردن کٹی ہوئی اور منہ بندھا ہوا تھا۔ مردہ پایا گیا۔ پولیس مصروفِ تفتیش ہے۔ شہر کی فضا مکدر ہے:۔ (نامہ نگار)

نواب چودھری محمد الدین صاحب کی سندھ میں تشریف آوری

خان بہادر نواب چودھری محمد الدین خانصاحب ریوینیو منسٹر جے پور سٹیٹ ۲۳ اگست گیارہ بجے کی میل ٹرین سے حیدرآباد سندھ تشریف لائے۔ اسٹیشن پر جماعت احمدیہ حیدرآباد نے استقبال کیا۔ اس کے بعد جناب چودھری صاحب اور احمدی احباب ڈاک بنگلہ میں تشریف لے گئے۔ اور وہاں جمعہ کی نماز ادا کی گئی۔ اسی دن چار بجے جناب چودھری صاحب بیجورہ زمین دیکھنے کی غرض سے تشریف لے گئے۔ اور وہاں سے ۲۵ کی شام کو واپس آئے۔ اور صبح ۲۶ کو کراچی تشریف لے گئے۔ کراچی دو دن ٹھہرنے کے بعد پھر حیدرآباد واپس تشریف لائے۔ اور ۲۹ اگست کو جے پور تشریف لے گئے۔ جناب چودھری صاحب نے سندھی اخبار البشریٰ کی اعانت کے لئے تیس روپیہ عنایت فرمائے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء (خاکسار محمد احمد فورتھ ایر میڈیکل سٹوڈنٹ حیدرآباد)

لائل پور میں احراریوں کی فتنہ پردازی

مورخہ ۳۰/۳۱ کی درمیانی شب کو انجمن احمدیہ لائل پور کا مسجد احمدیہ میں رات کے ۹ بجے جلسہ تھا۔ جس میں مولوی عبدالغفور صاحب مولوی فاضل نے ضرورت نبوت پر عالمانہ تقریر کی۔ دورانِ تقریر میں احراری غنڈوں کی ایک جمعیت مسجد احمدیہ کے سامنے کھڑی ہوکر شور و شر ڈالنے اور مغلظات بکنے میں مصروف رہی۔ بالآخر ان لوگوں نے ایک کنستر لاکر بجانا شروع کر دیا۔ انتظام کے لئے جو احمدی مسجد کے دروازہ میں کھڑے تھے انہیں دھکے دینے اور زدوکوب کرنے لگے۔ بالآخر پولیس نے آکر ان شوریدہ سر لوگوں کو منتشر کیا۔ اور بعد ازاں ۱۱½ بجے تک مولوی صاحب کی تقریر جاری رہی:۔ (نامہ نگار از لائلپور)

مسجد شہید گنج کے انہدام کے اثرات سرحدی علاقہ میں

افواہ ہے۔ کہ آزاد قبائل میں جو کہ ضلع ہزارہ کے شمال مغربی علاقوں میں آباد ہیں۔ مسجد شہید گنج کے واقعہ سے جوش پیدا ہوگیا ہے جس کی بناء پر لوگوں نے موضع بٹل تحصیل مانسہرہ پر جو کہ غیر علاقہ کے قریب ہے۔ حملہ کیا۔ اور بازار لوٹا۔ لیکن ایک مندر اور گوردوارہ محفوظ رہا۔ دو تین مسلمان سرکاری رعیت میں سے مارے گئے۔ تین گھنٹہ برابر بندوقوں سے لڑائی جاری رہی۔ صبح ہونے پر حملہ آور واپس بھاگ گئے۔ اور ان میں سے ۲۲ آدمی سرکاری علاقہ کے ایک گاؤں میں بعض لوگوں نے دھوکہ سے پکڑ کر حکومت کے حوالہ کر دیئے۔ حکومت کی طرف سے وہاں بارڈر پولیس Frontier Constabulary گورکھا فوج اور گورا فوج بکثرت پہنچی ہوئی ہے۔ ہوائی جہاز بھی گئے ہیں۔ سُنا گیا ہے۔ کہ لڑائی شروع ہوگئی ہے۔ حکومت کی طرف سے مقابلہ کے لئے سب سے آگے ایک جاگیردار اور اس کے ملازم لڑ رہے ہیں۔ ان کے پیچھے بارڈر پولیس۔ گورکھا اور گورا فوج ہے۔ توپیں مشین گن وغیرہ موقع بہ موقع رکھی ہوئی ہیں۔ کل مانسہرہ سے ۱½ میل کے فاصلہ پر تاریں اور کھمبے کاٹ دیئے گئے۔ یہ تار اگرور کو جاتی تھی۔ جو کہ حکومتِ ہند کی آخری حد ہے۔ اگرور سے آگے آزاد قبائل کا علاقہ ہے۔ مانسہرہ میں بھی ان راستوں پر جو کہ بٹل و اگرور کو جاتے ہیں۔ ملٹری کیمپ لگا ہوا ہے۔

عبدالقیوم خاں ایم۔ ایل۔ سی وکیل مانسہرہ۔ ملا غلام غوث جو کہ بفہ تحصیل مانسہرہ کا رہنے والا ہے۔ اور مجلس احرار صوبہ سرحد کا صدر ہے۔ اور تحریک سُرخ پوش میں بھی پیش پیش حصہ لیتا رہا ہے۔ اور ایک دو اَور آدمیوں کی تلاشیاں ہوئی ہیں:۔

(نامہ نگار از مانسہرہ)

گوشوارہ آمد وخرچ صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ بابت ماہ مئی ۱۹۳۵ء

تفصیل آمد

نمبر شمار	نام صیغہ	رقم آمد
۱	بیت المال	۷۰۹۴-۶-۹
۲	صدقات	۱۹۴-۰۰-۰
۳	مقبرہ بہشتی	۶۹۲۹-۵-۹
۴	تعلیم الاسلام ہائی سکول	۸۷۸-۱۲-۰
۵	گرلز سکول	۱۰۰-۰-۰
۶	امور عامہ	۱۳-۰-۰
۷	شفاخانہ نور	۱۷۶-۱-۰
۸	ضیافت	۳۲۷-۳-۰
۹	دعوت وتبلیغ	۱۰۸-۵-۰
۱۰	تعمیر	۰۰-۸-۰
۱۱	تخفیف	۷۷۹-۱۴-۶
	میزان	۱۶۹۰۱-۸-۶
۱۲	الفضل	۲۲۶۲-۳-۶
۱۳	ریویو اردو ومصباح	۱۳۷-۲-۰
۱۴	بورڈران ہائی	۱۰۱۷-۱۰-۳
۱۵	بورڈران احمدیہ	۳۸۳-۱-۳
۱۶	پراویڈنٹ فنڈ	۲۰۴۴-۹-۶
۱۷	بک ڈپو	۱۰۷-۰-۰
۱۸	جائیداد	۳۸۰-۱۲-۰
	میزان	۶۳۳۲-۶-۶
۱۹	قرضہ	۱۲۰۰۰-۰-۰
	میزان کل	۳۵۲۳۳-۱۵-۰

تفصیل خرچ

نمبر شمار	نام صیغہ	رقم خرچ
۱	بیت المال	۱۱۶۴-۷-۳
۲	صدقات	۱۰۳۷-۰-۰
۳	مقبرہ بہشتی	۱۰۱۸-۱۵-۳
۴	تعلیم وتربیت	۵۸۴-۱۵-۰
۵	تعلیم الاسلام ہائی سکول	۲۲۳۱-۱۲-۰
۶	مدرسہ احمدیہ	۱۰۶۱-۱۰-۳
۷	گرلز سکول	۶۰۴-۴-۰
۸	احمدیہ ہوسٹل	۹۳-۰-۰
۹	امور عامہ	۱۴۵۸-۴-۹
۱۰	شفاخانہ نور	۳۶۴-۱۲-۰
۱۱	ضیافت	۷۸۳-۱-۰
۱۲	دعوت وتبلیغ	۵۶۳۷-۸-۶
۱۳	تعمیر	۵۰-۰-۰
۱۴	خلافت	۷۰۰-۰-۰
۱۵	پرائیویٹ سکرٹری	۶۰۵-۵-۰
۱۶	نظارت اعلیٰ	۱۵۲۹-۶-۰
۱۷	محاسب	۶۶۲-۱۵-۰
۱۸	تالیف وتصنیف	۳۴۰-۲-۰
۱۹	جامعہ احمدیہ	۵۳۹-۲-۰
۲۰	امور خارجہ	۷۰۲-۱۳-۶
۲۱	جائیداد	۸۸-۱۱-۰
	میزان	۲۱۳۴۷-۱۵-۶
۲۲	الفضل	۱۷۴۲-۱-۳
۲۳	ریویو اردو ومصباح	۱۳۲-۱۱-۰
۲۴	ریویو انگریزی	۲۴۰-۳-۰
۲۵	بورڈران ہائی	۹۱۱-۱-۰
۲۶	بورڈران احمدیہ	۲۴۵-۱-۰
۲۷	پراویڈنٹ فنڈ	۱۰۱-۳-۶
۲۸	بک ڈپو	۳۷۱-۸-۳
۲۹	جائیداد	۹۴۵-۳-۰
	میزان	۴۶۸۹-۰-۰
۳۰	قرضہ واپسی	۷۳۰۰-۰-۰
	میزان کل	۳۳۳۳۶-۱۵-۶

محاسب صدر انجمن احمدیہ

تقرر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتوں نے جن عہدہ داروں کا انتخاب ۳۰ اپریل ۱۹۳۵ء تک کر کے بھیجا - وہ منظور کیا جاتا ہے۔

محلہ دارالرحمت ومحلہ ناصر آباد (قادیان) دارالسلام (افریقہ) نارووال - شیخوپورہ - رحیم آباد - بھلیر - لائل پور - چک ۵۶۵ گ ب (لائل پور)

ناظر اعلیٰ

تبلیغی ٹریکٹوں کے متعلق اعلان

اگر کسی احمدی بھائی یا انجمن کی طرف سے انگریزی میں کوئی ٹریکٹ پمفلٹ وغیرہ شائع ہو - تو مندرجہ ذیل پتہ پر بھی چند کاپیاں بھجوا دیا کریں۔

ایم محکم الدین صاحب احمدی معرفت
نیشنل شو سٹور بڑا بازار - میدنا پور
(بنگال)

ناظر دعوت وتبلیغ

معجزانہ زندگی حاصل ہونے پر شکریہ

میں معہ اپنے اہل وعیال جون کے اخیر میں ایبٹ آباد برائے تبدیلی آب وہوا آیا - مگر یہاں پہنچتے ہی سخت بیمار ہو گیا اور مجھے ہسپتال میں داخل ہونا پڑا - یہاں بیماری کی تشخیص کرنے میں ہی آٹھ دن گذر گئے - حتیٰ کہ میری حالت بالکل غیر ہو گئی - یکم جولائی کو سرجیکل سپیشلسٹ کو بذریعہ فون بلایا گیا - جس نے آ کر رات کے گیارہ بجے سخت ناامیدی کی حالت میں میرا اپریشن کیا - اپریشن کے دوران میں اور پھر بعد بھی کئی روز تک حالت بہت تشویشناک رہی - ڈاکٹر بالکل مایوس تھے - کیونکہ اپریشن ایسے وقت میں کیا گیا تھا - جب بیماری نہایت ہی خطرناک اور مایوس کن درجہ پر پہنچ گئی تھی - اپریشن بھی بعض کی رائے کے مطابق تسلی بخش نہیں ہوا تھا - کمزوری حد سے بڑھی ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ان تمام مایوس کن حالات کے ہوتے ہوئے اس نے محض اپنے فضل سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخش کر مجھے دوبارہ معجزانہ رنگ میں زندگی عطا فرمائی - فالحمد للہ علیٰ ذالک

میں ان تمام احباب کرام کا جنہوں نے مجھے اس بیماری کے دوران میں اپنی دعاؤں میں یاد رکھا تہ دل سے شکرگذار ہوں - اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے - ایبٹ آباد کے سب دوستوں کا اور خاص طور پر مولوی غلام رسول صاحب ریڈر جوڈیشنل کمشنر اور بابو احمد اللہ خان صاحب ہیڈ کلرک کا شکرگذار ہوں کہ انہوں نے اپنی دعاؤں سے اور دیگر ہر ممکن ذریعہ سے میری مدد فرمائی اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے - میرے عزیز بھائی بابو فیض الحق خان صاحب بابو ضیاء الحق خان صاحب ڈاکٹر غفور الحق خان صاحب اور ڈاکٹر عبد الرحمٰن خانصاحب میرے خاص شکریہ کے مستحق ہیں - جنہوں نے ایبٹ آباد پہنچ کر میری ہر طرح - خبرگیری اور خدمت کی اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنے خاص فضل کرے - اور حسنات دارین کا وارث بنا دے - آمین - میں نے یہ چند سطور دوستوں کے ازدیاد ایمان کی خاطر تحریر کی ہیں - کیونکہ یہ محض دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جبکہ میرے بچنے کی کوئی صورت ظاہراً نظر نہیں آتی تھی مجھے موت کے پنجے سے نکال کر دوبارہ زندگی بخش کر یہ ثابت کر دیا کہ

نگاہِ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

ڈاکٹر بھی میرے بچ رہنے پر حیران ہیں اور واقعی جن غیر معمولی حالات میں سے گذر کر میں بچ گیا ہوں - یہ دعاؤں کے ذریعہ تقدیر کو بدلنے کی زندہ مثال ہے - خاکسار

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

شملہ۔ ۲ ستمبر۔ ایک سرکاری کمیونک مظہر ہے۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کا ہندوستان میں طبع شدہ ایڈیشن ۹ ستمبر کو مینجر پبلیکیشن سول لائنز دہلی گورنمنٹ بک ڈپو کلکتہ۔ پراونشل گورنمنٹ مطبعوں کے سپرنٹنڈنٹوں اور کتب فروشوں سے بقیمت ایک روپیہ فی کاپی مل سکیگا

لنڈن ۲ ستمبر۔ شہنشاہ حبشہ کا کسی اینگلو امریکن کمپنی کو تیل اور معدنیات نکالنے کی مراعات دینا اٹلی اور ابی سینیا کی باہمی صورت حالات میں ہلچل پیدا کرنے کا موجب ہوا ہے۔ برطانیہ اور امریکہ اپنے سرکاری اعلانات میں مراعات کے متعلق لاعلمی کا اظہار کر رہے ہیں۔ اور عام طور پر سمجھا جاتا ہے۔ کہ شہنشاہ حبشہ کی یہ ایک نہایت مدبرانہ حکمت عملی ہے۔ اطالوی اخبارات اسے برطانیہ کا ایک اور مخاصمانہ اقدام سمجھ رہے ہیں

شملہ ۲ ستمبر۔ لیجسلیٹو اسمبلی کی انڈی پینڈنٹ پارٹی نے مسٹر گے ایل گابا کی معاملہ مسجد شہید گنج کے متعلق تحریک التوا کی حمایت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ سر کاؤسجی جہانگیر کی غیر حاضری میں قائم مقام لیڈر یا نائب لیڈر کے انتخاب کا سوال ملتوی کر دیا گیا ہے

عدیس آبابا۔ ۲ ستمبر۔ عدیس آبابا سے لوگوں کی روانگی کو روکنے کے لئے حکومت حبشہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ تمام ایسے لوگوں کو جو عدیس آبابا کو ترک کر کے باہر جانے کی کوشش کرینگے۔ گرفتار کر کے جیل میں ڈال دے گی۔ اور ان کا مال و اسباب ضبط کر لیگی۔ شہنشاہ حبشہ نے لوگوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ امن سے اپنا کاروبار کریں۔ اور بمباری کے امکان سے خائف نہ ہوں۔

شملہ ۲ ستمبر۔ آج لیجسلیٹو اسمبلی میں سر غلام حسین ہدایت اللہ کے ایک سوال کے جواب میں آنریبل سر چودھری ظفر اللہ خانصاحب کامرس ممبر گورنمنٹ آف انڈیا نے کہا۔ کہ گورنمنٹ سندھ کو اپر یقین نک کی۔ سندھ میں آلو کے کاشتکاروں کو امداد بہم پہونچانے کی تجاویز سے اتفاق نہیں کر سکتی۔ اور ضلع دادو میں جوہی اور سندھ کے دوسرے مقامات کے درمیان ریل بنانے کی تجویز ذریعہ آمد ثابت نہیں ہوئی۔

سری نگر ۲ ستمبر۔ ہز ہائی نس مہاراجہ کشمیر ۱۶ ستمبر کو یورپ سے ہوائی جہاز کے ذریعہ سری نگر پہونچیں گے۔

ناسک ۲ ستمبر۔ ضلع ناسک کے بہت سے دیہات سے اعلےٰ ذات کے ہندوؤں اور ہری جنوں کے درمیان تصادم کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ہریجن لیڈروں نے حکام سے استدعا کی ہے۔ کہ ان کی حفاظت کی جائے۔

میرٹھ ۲ ستمبر۔ گذشتہ شب شہر میں افواہ پھیل گئی۔ کہ سکھ سرائے خیر خان میں ایک مسجد گرا رہے ہیں۔ مسلمان پچ سکڑ ہزاروں کی تعداد میں اس مقام پر جمع ہو گئے۔ کوتوالی پولیس معاً وہاں پہونچ گئی اور ہجوم کو تسلی دلائی۔ کہ مسجد کے انہدام کی افواہ غلط ہے۔

شملہ ۲ ستمبر۔ اسمبلی کا اجلاس شروع ہو گیا ہے۔ کرمینل لاء امینڈمنٹ کے بعد پانچ دیگر سرکاری بل پیش ہوئے۔ جبل پور میں فوجی گوروں کے رویہ کے متعلق تحریک بھی پیش ہوئی۔ سر این۔ این سرکار نے اس بناء پر تحریک کو زیر بحث لانے کی مخالفت کی۔ کہ معاملہ عدالت میں ہے۔ چنانچہ صدر نے تحریک کو ناجائز قرار دے دیا۔

معزز معاصر حقیقت لکھنؤ ۱۳ اگست کی اشاعت میں رقمطراز ہے "دو تین روز سے شہر لکھنؤ میں یہ افواہ بہت گرم ہے کہ سی۔ آئی۔ ڈی کی رپورٹ پر گورنمنٹ عطاء اللہ کے خلاف زیر دفعہ ۱۵۳ الف مقدمہ چلانے والی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ عنقریب وارنٹ جاری ہوگا۔ یہ بھی سنا گیا ہے۔ کہ ان کے خلاف دو مقدمے چلائے جائیں گے۔ اور اسی سلسلہ میں ان لوگوں کی بھی نگرانی کی جا رہی ہے جو ان جلسوں کے منتظم اور مہتمم تھے جن میں عطاء اللہ نے تقریریں کیں"

شنگھائی (بذریعہ ڈاک) حکومت جاپان کی طرف سے چینی حکام پر زور ڈالا جا رہا ہے۔ کہ چینی سکولوں میں جاپان کے خلاف جو پراپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ اسے بند کیا جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ جاپانی قونصل اس علاقہ میں چینی سکولوں کا معائنہ کرینگے۔ بعض سکولوں کے پرنسپلوں کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ اس قسم کے پراپیگنڈا کو روک دیں۔

بمبئی ۲ ستمبر۔ بمبئی کا ایک اخبار لکھتا ہے۔ کہ حکومت ہند نے انڈین ریزرو فورس کے تمام افسروں کو حکم دے دیا ہے۔ کہ وہ میدان جنگ میں جانے کے لئے تیار رہیں۔ گورنمنٹ ہسپتالوں کی نرسوں سے بھی دریافت کیا جا رہا ہے۔ کہ کیا وہ جنگ کی صورت میں باہر جانے کو تیار ہیں۔

شملہ ۲ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اگر معاملہ مسجد شہید گنج کے متعلق مسٹر گابا کی تحریک التواء کو صدر نے نامنظور نہ کیا۔ تو گورنر جنرل نامنظور کر دینگے۔

کومیلا ۲ ستمبر۔ بجلی کی چمک اور رعد کی کڑک کے بعد باون باون پونڈ کے پتھر آسمان سے گرے۔

الہ آباد ۲ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے پنڈت جواہر لال نہرو کی رہائی کے لئے مسٹر گاندھی وائسرائے سے خط و کتابت کر رہے ہیں یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا اور وزیر ہند کے درمیان بھی اسی سلسلے میں خط و کتابت ہو رہی ہے

استنبول (بذریعہ ڈاک) گذشتہ ایام میں یہاں آتشزدگی کی چار خطرناک وارداتیں ہوئیں۔ بارود کا ایک ذخیرہ بھک سے اڑ گیا۔ غلطہ کے بارود خانہ کو آگ لگ گئی۔ باسفورس میں ایک عظیم الشان شراب فیکٹری بھی جل کر راکھ ہو گئی۔ اور بیکا میں آتشزدگی سے آٹھ لاکھ روپے کا نقصان ہوا۔

الجزائر ۲ ستمبر۔ الجزائر میں اشتراکیت زور پکڑ رہی ہے۔ گذشتہ روز ہزارہا اشتراکیوں کا ایک اجتماع ہوا۔ اور یہ ہجوم اشتراکی ترانے گانے لگا۔ پولیس نے بعض اشخاص کو گرفتار کرنا چاہا لیکن اشتراکیوں نے پولیس پر حملہ کر دیا جس سے بعض پولیس افسر مجروح ہوئے۔ بعض اشتراکی بھی زخمی ہو گئے۔

برلن ۲ ستمبر جرمنی میں ۲ ستمبر سے ۹ ستمبر تک ایک زبردست آزمائشی جنگ ہونے والی ہے۔ ایک سرکاری ایجنسی نے اس فوجی مظاہرہ کے متعلق لکھا ہے "ذلت آمیز اور شرمناک معاہدہ ورسیلز کے بعد یہ پہلا موقع ہے۔ کہ جرمنی کی افواج جدید ترین اسلحہ سے مسلح ہو کر اپنی فوجی طاقت کا مظاہرہ کرے گی" سرکاری حلقوں میں افواہ ہے کہ جرمنی اپنی پوری طاقت سے آسٹریا پر حملہ کرے گا۔ اس نے تیاریاں مکمل کر لی ہیں۔

لاہور ۲ ستمبر۔ ریلوے کیرج شاپ مغلپورہ میں معماروں۔ نجاروں اور مزدوروں وغیرہ کی بھرتی تھی۔ کل تین سو کے قریب مزدور لئے جانے تھے۔ لیکن بھرتی ہونے والے تین ہزار کی تعداد میں شاپ پر پہونچ گئے۔ کثرت تعداد کی وجہ سے ہر شخص پیش ہونے کے لئے آگے بڑھنے کی کوشش کرتا تھا ہجوم کو منتشر کرنے کے لئے ریلوے فائر بریگیڈ کو پانی برسانا پڑا۔

کلکتہ یکم ستمبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت بنگال نے مختلف محکموں کے افسروں کو اختیار دیا ہے۔ کہ وہ بنگال کی بنی ہوئی چیزوں کو خصوصاً اور ہندوستانی چیزوں کو عموماً ترجیح دیں۔ اس سے بنگال گورنمنٹ کا مقصد کفایت شعاری کو مد نظر رکھتے ہوئے ہندوستانی صنعتوں اور خصوصاً بنگالی صنعتوں کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوایا اور قادیان سے ہی شائع کیا) ایڈیٹر غلام نبی